



نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

سالانہ بلا محصول

سالانہ معہ محصول

نمبر ۴ - جلد ۱۱ — لودیانہ ۲۵ جنوری سنہ ۱۸۸۳ء — قیمت فی پرچہ پائی

گلدستۂ اخبار

امیر کابل کی نسبت پختہ خبر ہے کہ موسم بہار تک ہندوستان میں حضور ویسرائے کی ملاقات کیواسطے آئیگا = امام مہدی مصنوعی نے مصریوں پر حملہ کر کے ۲۴۰ آدمیوں کو مار ڈالا = انگلستان کی یہہ تجویز کہ نہر سویز ہر ایک کے لئے آزاد رہیگی منظور ہو گئی ہے = شاہ ایران اور روس کے درمیان بگاڑ پیدا ہو گیا ہے = فرانس انگلستان کی اُس کارروائی سے جو اُسنے مصری معاملات میں کی ہے ازحد ناراضی ظاہر کرتی ہے = لنڈن کے دفتر وزرات میں بہت کچھ تغیر و تبدل ہوا ہے = خان قلات نے سرکار انگریزی سے اقرار کر لیا ہے کہ درہ بولن کی حفاظت کا ذمہ وار میں ہوں = کوہاٹ میں محکمہ پیمایش کے افسروں کے گھوڑے سرحدی لوگ پکڑ کر لیگئے ہیں = سلطان روم سے تمام وزرات روم باغی ہے = دنیا کی آبادی ایک ارب ۴۳ کروڑ ۳۸ لاکھ ۸۷ ہزار ۵ سو آدمی کی ہے = پنجاب گورنمنٹ کو یکم اپریل سے ۳۱ اکتوبر ۸۲ شتہ تک کل مالی آمدنی ایک کروڑ ۹۷ لاکھ ۴۲ ہزار ۳ سو ۱۹ روپیہ کی ہوئی = کابل کی یہہ معتبر خبر ہے کہ روسیوں نے کابل میں ایک تجارتی کارخانہ جاری کیا ہے = روسیوں کا ایک کارخانہ جلال آباد میں بھی جاری ہونیوالا ہے = آجکل کابل میں روسی رعایا کے چند آدمی بہ تبدیل لباس موجود ہیں = ٹرکی فوج کو حکم ہوا ہے کہ وہ جرمنی زبان کو سیکھے = لنکا کے مسلمان عربی پاشا کی آمد پر خوشیاں منا رہے ہیں = نہر سویز کے مقابل میں ایک دوسری نہر کے اجرا کی تجویز منظور کی گئی ہے = دریائے جمن صوبجات پنجاب و شمال مغربی سرحد قرار دیا جانیوالا ہے = رنگون کے جیلخانہ سے ۹ جنوری کو ۳ قیدی بھاگ گئے = چین کے باشندوں کا امریکہ میں آنا قانوناً بند کیا گیا ہے = احاطہ مدراس میں یکم جنوری کو ۳۲ جدید ڈاکخانے جاری کئے گئے = امریکہ میں ۱۱۸۰۳ اخبارات شایع ہوتے ہیں = امیر بخارا نے اپنے فرزند کی معرفت بہت سے تحایف زار روس کی خدمت میں روانہ کئے ہیں = زار روس کی خاص سفارت خیوا اور بخارا کو روانہ ہونیوالی ہے = اضلاع متحدہ کے لوگ ۲۰۰ ارب روپیہ سالانہ پیدا کرتے ہیں = سلطان روم کا دماغی خلل تمام سلطنت میں اپنے اثر کو نمایاں کر رہا ہے = روس کے جنگی وزیر نے اپنے معتبر کو بغرض دریافت حالات تبت کی طرف روانہ کیا ہے = برلی چیو واقع روس کے ایک سرکش میں بڑی آتشزدگی ہوا جس کے صدمہ سے تین سو جانیں ضایع ہو گئی ہیں = زراعتی محکمہ کے معاملہ میں گورنمنٹ ہند دل و جان سے ساعی ہے = اسٹریا میں ایک ایسا تارپیڈو ایجاد ہوا ہے کہ جو خشکی میں بھی کام آوے = مصر میں جو فوج انگریزی اسوقت موجود ہے اُسکے اخراجات کیواسطے گورنمنٹ مصر ۲ ہزار ۲ سو پونڈ سے کسیقدر زیادہ ادا کریگی = بدخشان میں امیر کابل کی فوج نے غدر مچا رکھا ہے = سمرقند سے امسال تجارتی مال ہندوستان میں بہت ہی کم آیا ہے = ایوب خان کا قاصد ہرات کے سرداروں سے یہہ جواب لیکر واپس گیا ہے کہ جسوقت چاہو تم حملہ کرو ہم تیار ہیں = قندھار میں امیر کابل کا رعب و داب کم ہوتا جاتا ہے = حاکم جلال آباد نے لکھا ہے کہ افریدی مجھ سے بہت شرارت سے پیش آتے ہیں = پشاور کے صاحب کمشنر کے گھوڑے جو افریدی لے گئے تھے اُنکا پتہ ابتک نہیں لگا ہے =

نورافشاں

—— صاحب اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ اپنے پرچہ مطبوعہ ۲۴ جنوری میں تحریر فرماتے ہیں کہ خیبر کی بار بار تقویا کے باعث گمان غالب ہے کہ سڑک تار ترا جو خیبر کے شمال کیطرف واقع ہے جاری ہوگی۔ اگرچہ یہہ سڑک دشوار گذار ہے مگر خیبر کی نسبت اسمیں باسانی انتظام ہوسکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ووٹھیکدار یعنے شیر زمان اور شبیر علی اُسکی دیکھ بھال اور تخمینہ لاگت کا کرنیکے لیئے روانہ کیے گئے ہیں +

یقین ہے کہ اگر یہہ سڑک تیار ہوگئی تو اکثر سوداگر بلا خوف و خطر مال تجارت افغانستان سے بہت جلد لایا کرینگے +

۲۰ جنوری ۱۸۸۳ء کو سنیچر کے روز سرکاری رکھ لودیانہ میں اُن طلبہ کا جلسہ ہوا جو مشن اسکول میں ہر اطوار کے روز سنڈے سکول میں تعلیم پاتے ہیں۔ مشن اسکول سے سرکاری رکھ میں طلبہ صف بستہ ہوکر اور جھنڈیاں لیکر میونسپل بینڈ باجہ کے ساتھ گئے۔ جہاں پہلے سے فرش و چوکیاں وغیرہ معہ سائبان اُنکے آراستہ تھا طلبہ جاکر بیٹھ گئے۔ گیت گانے کے بعد جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ نے اُن طلبہ کو جو سنڈے اسکول میں زیادہ حاضر رہتے رہے انعام تقسیم کیے۔ پھر ایک گھنٹہ کی چھوٹی واسطے دیکھنے چڑیا خانہ و باغ وغیرہ کی رکھی گئی۔ اور پھر تمام طلبہ کو مٹھائی دیگئی اور جلسہ برخاست ہوا + پادری ویری صاحب کی ہر دلعزیزی اور محنت و جفاکشی اس جلسہ سے عیاں تھی کیونکہ ابھی عرصہ ایک سال کا نہیں ہوا کہ یہہ سنڈے اسکول قایم ہوا تھا اور اس قلیل عرصہ میں نہ صرف دینی استعداد بلکہ تعداد طلبہ میں بہت ہی ترقی ہوئی ہے اور ہر ایک طالب علم بہت ہی خوش نظر آتا تھا۔ شہر کے اکثر لوگ جو اس جلسہ کو دیکھنے گئے تھے خوش ہوئے +

ہمکو یقین ہے کہ اس سنڈے اسکول سے شہر کو بہت کچھ فایدہ ہوگا اور باشندگان شہر اسکے فواید بہت جلد حاصل کرینگے +

۲۲ جنوری ۱۸۸۳ء کو پیر کے روز قریب ۱۱ بجے دن کے سرکاری رکھ میں لودیانہ کی مسیحی کلیسیا کے سنڈے اسکول کا جلسہ ہوا۔ تمام مسیحی بیبیاں اور مسیحی لڑکے لڑکیاں [illegible] سے سوار ہوکر رکھ میں پہونچائی گئی تھیں۔ قریب ۱۱ بجے تمام مسیحی مرد اور نوجوان لڑکے صف باندھکر مشن احاطہ سے میونسپل بینڈ باجہ کے ساتھ جھنڈیاں لئے اور کلاں نشان اُٹھائے ہوئے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی کوٹھی پر گئے۔ اور صاحب ممدوح کو چیرز دیا۔ پھر وہاں سے رکھ میں آئے جہاں پر اس خاص جلسہ کے لیئے ایک کلاں خیمہ نصب کیا گیا تھا پہونچے۔ ٹھیک بارہ بجے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جلسہ میں رونق افروز ہوئے۔ اور جناب مسٹر کارسٹیفن جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر اور تمام میولین میم صاحبہ بھی رونق افروز ہوئیں اور انعام اُن طلبہ کو جنہوں نے سال گذشتہ میں ترقی حاصل کی تھی اور حاضر رہے تھے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے تقسیم کیا۔ اور اسکے بعد حاضرین جلسہ کو چاء پلائی گئی۔ اور دو دلاویز تقریر جناب پادری نیوٹن صاحب سپرنٹنڈنٹ سنڈے اسکول اور جناب پادری ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ نے بیان کیں اور تین بجے کے بعد یہہ جلسہ برخاست کیا گیا +

اس جلسہ سے نہ صرف شرکا جلسہ کو فایدہ پہونچا بلکہ تمام دیکھنے والے جو کثرت سے رکھ میں حاضر تھے مستفید ہوئے۔ گوروں کی ایک رجمنٹ نے جو اتفاقاً وہاں حاضر تھی مسیح کی منادی سنی +

یہہ جلسہ اور اُسکے نتایج جناب پادری نیوٹن صاحب کی جو اس سنڈے اسکول کے سپرنٹنڈنٹ ہیں سرگرمی اور حسن انتظام کے شاہد ہیں +

—— ایک اخبار میں ہم نے دیکھا ہے کہ صاحب کمشنر بہادر پشاور کے گھوڑے افریدی فرقہ کے لوگ جبراً اُنکے آدمیوں کے پاس سے چھین کر لیگئے جنکا پتہ و نشان ابتک بھی نہیں لگا ہے اور اسیطرح کوہاٹ میں سے محکمہ پالیس کے افسران کے گھوڑے اندھے کیے گئے ہیں +

ان خبروں سے پایا جاتا ہے کہ افریدی جرگہ سرکاری خوف اپنے دلوں پر کچھ نہیں رکھتے۔ اگر ان افریدیوں کی سرکوبی مثل ۱۸۷۸ء کے ایک بار پھر کیجاوے تو اچھا ہے۔ اور دوسرا امر یہہ بھی غور کرنے کا ہے کہ جس حالت میں باوجودیکہ چھاونی وہاں موجود ہے اور فوج رہتی ہے تو افریدی ایسے ایسے دلیرانہ حرکات کرتے ہیں جسوقت وہاں سے چھاونی اُٹھا لیگئی تو پھر تو معلوم وہاں کے شریر کیسی کیسی حرکات اور کہانتک کرتے چلے آوینگے۔ انہیں امورات پر مد نظر کرکے ابھی لکھا تھا کہ ہرگز پشاور سے فوج نہ اُٹھائی جاوے ہمکو اُمید ہے کہ اگر سرکار دوبارہ غور کریگی تو ضرور فوج کا اُٹھانا ملتوی کردیگی +

صاحب انڈین وٹنس کہتے ہیں کہ ہمکو معلوم ہوا ہے کہ ایک میموریل دستخط کی خاطر ہندوستان میں پھرایا جاتا ہے جسمیں حضور گورنر جنرل سے درخواست کی گئی ہے کہ ایک خاص کمیٹی حضور ممدوح کیطرف سے مقرر ہو کہ شادی اور طلاق کے مختلف امورات کی نسبت جسقدر کہ یہہ دیسی مسیحیوں پر اثر ڈالتے ہیں توجہ فرماویں۔ درحقیقت اب وہ وقت آگیا ہے کہ اسبارے میں کچھ تجویز کیجاوے قوانین جدیدہ کی حاجت نہیں بالکل قابل اعتراض ہیں اور ہمکو یقین ہے کہ بہت سے لوگ انکو پسند نہیں کرتے اگر یہہ سچ ہے تو گورنمنٹ کو اسکی طرف جلد توجہ کرنا ایک لابدی امر ہے ہے اگر [illegible] خود اپنی مرضی سے نکاح کرانے اور طلاق دینے کے مجاز ہوں اور سرکاری قانون کی پابندی نہ ہو تو یقین ہے کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان میں ایک عجیب حالت ہوجاتیگی کہ جسکا تدارک اسوقت ہونا انسب ہے ہندوستان کا مروجہ قانون نکاح ناقابل ہونیکے باعث کامل تراش خراش کا محتاج ہے اور ضروری ہے کہ جسقدر روشنی کا زمانہ ترقی پر ہے اسیقدر اس امر کی نسبت روشن ضمیری اور احتیاط سے قانون مقرر کیے جائیں۔ ہمارے نزدیک اہل ہند کو مناسب ہے کہ اسطرف زیادہ توجہ فرماویں اور ہماری روشن ضمیر گورنمنٹ کو عمدہ قوانین کے اجراے میں مدد دیویں +



اہل ہند کے خوارق عادات

زیادہ عمر کے پنجابی اکثر افسوس کرتے ہیں کہ یہہ وقت کیسا خراب ہوگیا ہی۔ وہ شاکی ہیں کہ زمانہ کو انقلاب ہوا لوگوں کو اپنے والدین اور بزرگوں کی کچھ عزت و توقیر نہیں رہی ہی۔ موضع کے لڑکے تو سابق میں جہاں کوئی ضعیف العمر شخص آتا تھا کام بند کر دیتے تھے اب اُسکی کچھ بھی وقعت نہیں کرتے ہیں بلکہ اُس شخص کے مُنہہ پر بجائے تعظیم کے خاک ڈالتے ہیں۔

عورتوں کو بالخصوص ادنی قوم کی عورتوں کو بہت کم حجاب باقی رہا اور اعلی قوم کی عورتوں کے مزاج میں اسقدر اطاعت نہیں رہی۔ اُنکی عادات اور خصایل میں وہ بات نہیں جو مذہب ہنود کے قاعدے سے عورتیں اپنے شوہروں کی فرمانبردار تھیں اور یہہ بھی بیان ہی کہ بوجہہ زنانہ تعلیم کے عورتوں نے خود رائی اختیار کی۔ بعض اوقات اپنے شوہروں سے مخالفت رائے کرتی ہیں۔ گھروں میں یہہ عورتیں سیدھی سلائی پسند نہیں کرتی ہیں اور نہ گھر کا کام کرتی ہیں یہہ تو بھلکاری کرتی ہیں اگر ہاتھ مُنہہ پونچھنے کو تولیہ رومال اور خوشبودار صابون اور چا اُسکے ظروف وغیرہ جیسے اُنکی مائیں اور نانی دادی واقف نہ تھیں نہ ملیں تو عورتیں بہت ہی ناراض ہوتی ہیں +

خاندان کے باہر برادری کے لوگ کہتے ہیں کہ زمانہ سابق میں جو اتفاق اور بھائی چارہ تھا اب وہ باقی نہیں رہا۔ ہر شخص اب ذاتی فایدہ پر دھیان رکھتا ہی جو شخص بدقسمت ہو خرابی میں پھنسا ہی نہ اُسکو کوئی پناہ دیتا ہی نہ کچھ روپیہ دیتا ہی جسمیں یہہ اپنا کاروبار کرے۔ اور مقدمات کا استغاثہ عزیز و اقارب میں بہت کچھ علی الخصوص موضع والوں میں ہونے لگا ہی۔ سابقاً یہہ سب ایک جان دو قالب تھے اور باتفاق کام کرتے تھے پہلے تو گاؤں میں زمینداری ہوتی تھی اب بھیا چارہ اور پٹہ داری ہی یعنے پہلے پیداوار موضع کو ہر شخص اپنی جانتا تھا اور موضع کے خاندانوں میں اُنکی تقسیم ہوتی تھی یعنے جو شخص جتنا بوئے اُسیقدر اُسکا حصہ ہی۔ موضع کے خاندانوں میں صرف ہمسایگی کا تعلق باقی رہگیا ہی اور موضع کے کمیروں سے کام لیں اور نمبردار کو ووٹ دیں +

قانون کی نسبت بیان ہی کہ اُسکو یہاں کے لوگوں میں بہت وسعت ہی۔ جھوٹھی شہادتوں کو بے تکان قابل خوب ترقی ہی۔ گورنمنٹ کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ انتظام میں عمدگی کی جویا ہی لیکن لوگوں کے حقمیں انصاف نہیں ہوتا ہی۔ جو شخص ہندوستان میں کچھ بھی رہا ہی اُسکو معلوم ہوگا کہ اب وہ پرانی حالت طبایع بدلنے لگے ہیں۔ جب زمیندار مزارعین اعلی افسر ماتحتوں سے اور حاکم رعایا سے محبت بلیغ رکھتے تھے اب اگر کسی سے کہیں بھی تو وہ کہتا ہی کہ ہمکو کیا پرواہ ہی تم کیوں ایسا کریں ہمکو کیا غرض پڑی ہی۔ اگر کوئی حکم دیتا ہی تو سوال ہوتا ہی کہ تم کس اختیار سے یہہ حکم دیتے ہو۔ یورپین افسروں کی طرف سابق کے مانند اطاعت نہیں ہی۔ زمانہ سابق میں افسر ضلع جہاں نظر آیا ہر ایک ہندوستانی اُسکو بے تکلف سلام کرتا تھا اور اگر سوار ہوئے تو فوراً گھوڑے سے اوتر پڑے اور پیادہ پا افسر تک پہونچے اب بجز دور مقامات کے جہاں کسیقدر پرانا رواج قایم ہی افسر ضلع کو اُسکے ماتحت ہی لوگ سلام کرتے ہیں یا وہ لوگ سلام کرتے جو اُس سے کسیقدر منفعت کی اُمید رکھتے ہیں +

ہندوستانی رسم و رواج میں یہہ تغیرات بے شک ہمارے قانون اور قاعدہ کی وجہہ سے پیش آئے ہیں ہرچند کہ ہم قاعدہ سابق بغرض ملتوں کے قایم رکھنے کے جو قبل از ہماری عملداری تھے کوشش بلیغ کریں لیکن ہمارے ہی آئین اور قوانین سے یہہ بات بگڑی جاتی ہی۔ ہمارے قانون کی بنیاد تو مفرد شخصی ہی کچھ مجموعی خاندان سے نہیں ہی۔ ہمارے قانون میں سردار اور خاکروب کا درجہ مساوی ہی۔ کوئی مہربانی یا غضب کسی پر بجز خفیف اپنے متعلق معاملات کے اظہار اور ثابت نہیں ہوتا نہ درجہ کا خیال ہی نہ عورت مرد کا پاس و لحاظ ہی +

سر ہنری مین صاحب بیان کرتے ہیں کہ اہل ہند ہمارے ضروری انتظام کی نسبت یہہ تصور کرتے ہیں کہ قانوناً عورت مرد کا درجہ مرتبہ یک ہوگیا اور سابقاً کے قاعدہ اور قانون میں یہہ طریقہ اور رسم و رواج نہ تھا اپنے دولت ہندی کا اثر ڈالا ہی تعلیم کو بہت وسعت دی علی الخصوص اُن قوموں میں جو پہلے محض جاہل اور اُمی تھیں +

پروٹسٹنٹ مذہب عیسائی کے اصول عوام کو معلوم ہیں ہر چند کہ لوگ انکار کرتا ہی انہیں رکھتے مگر مشہور ہی کہ بہت سے تعلیم یافتہ ہندوستانی بالضرور عیسائی ہوجاتے بشرطیکہ رسم و رواج میں بہت سی باتیں ہندو دین اور عیسائیت کی نہ ہوتیں۔ لیکن عیسائی مذہب کا نہایت ہی عمدہ اور غور کے قابل یہہ خوب ہی اُصول ہی کہ ابتدائی حالت پر توجہ دلاکر آگاہ کرتا ہی اور انتہا کی باتیں بھی سوچتا ہی۔ اتوار اسکول کے بڑھنے کی وجہ سے مختلف قوموں میں آمد و رفت ہوئی اور ہندوستانیوں کی عادت بدل گئی۔ اصلاح عادات پر گو بہت افسوس ظاہر کیا گیا مگر بجز عمدگی کے کوئی بُرائی نہیں ہی۔ شاید رسم و رواج کی وجہہ سے جسقدر ظلم ہندوستان میں تھا کبھی اسقدر نہ ہوگا۔ ہاں بنسبت عہد سکندر کے ہندوستان نے اس زمانہ میں بہت ترقی کی اور معلوم ہوتا ہی کہ اُس زمانہ سے اب تک تہذیب میں بہت کم فرق آیا کیونکہ اُس زمانہ کی تہذیب ایسی عمدہ نہ تھی جسمیں مغربی عادات اور خیالات سے کچھ بُرائی پیدا ہوتی کوئی قوم ہو یا مفرد شخص ہو مگر پابندی کسی کام کی اُسکو اچھی نہ ہوگی جب وہ عمدگی کی طرف مایل ہو اور اُس سے کہیں کہ یہہ خلاف رواج ہی تو ناگوار ہوگا گو پنجابیوں میں کم عزت اور کم مہمان نوازی اور کم شفقت اُنکے لوگوں میں ہوگی۔ استغاثہ بڑھگیا اور حکومت کو تسلیم کرتے ہیں مگر اپنے بر بھروسہ کرنے میں اپنا پاس و لحاظ زیادہ اور فراخ ہیں اولوالعزمی ہی بظاہر یہہ تو نہیں معلوم ہوتا کہ اُنمیں وہ اوصاف نہیں جن پر قوم کی سرسبزی منحصر ہی یا ایماندار اور جفاکش نہیں یا اب اُنمیں زیادہ تر عیاشی اور آرام طلبی سماگئی ہی۔ شاید کل یہہ نظر کرنے سے یہہ بہتر معلوم ہوگا کہ پرانی عادت چھوڑ اِس زمانہ کی عمدہ تہذیب اختیار کی +

مُراسلات

راستبازی

میں نہیں کہتا ہوں کہ اگر تمہاری راستبازی فقیہوں اور فریسیوں کی سے زیادہ نہو تو تم آسمان کی بادشاہت میں کسیطرح داخل نہو گے (متی ۵-۲۰) گویا خداوند یسوع مسیح ہمارے ملکی الفاظ میں یوں فرماتا ہے کہ اگر تمہاری راستبازی ہندوؤں اور مسلمانوں اور چینیوں سے زیادہ نہو تو تم آسمان کی بادشاہت میں کسی طرح داخل نہو گے یہہ راستبازی جسے ہمارا منجی خداوند ہم سے طلب کرتا ہے وہ یہہ نہیں کہ ہم غیر قوموں کی مانند کسی خاص مقرر وقت میں نیکی کریں زکوٰۃ خیرات دیویں طرح بطرح نمازیں ادا کریں درود تکبیر منتر پڑھیں رمضان رجب یا جیو سیت گیارس وغیرہ کو روزہ دار ہیں یا دور دراز ملک کا سفر اختیار کر کے کسی مقام خاص کی زیارت کر آویں ہماری یعنے مسیحیوں کی راستبازی اس سے زیادہ ہونی چاہئے ہمیں سچی راستبازی درکار ہے نہیں تو ہم آسمان کی بادشاہت میں کسی طرح داخل نہونگے۔ اگر ذیل کی باتوں پر غور کریں تو ہمکو صاف معلوم ہوگا کہ تمام اہل دنیا کی راستبازی سے سچی راستبازی جدا اور عالی ہے کیونکہ جو ایمان سے راستباز ہوا سو ہی جیئیگا (گلاتی ۳-۱۱) +

(۱) عیسائی دین جو کہ فی الحقیقت اسکا ہونا منجانب اللہ ہے انسان پر یہہ روشن کرتا ہے کہ ہر ایک فرد بشر گنہگار ہے اگر ہم خدا کی مرضی کے موافق اپنی زندگی کی تمام لحظات میں چلتے اور اُسکے احکاموں کو دل وجان سے قبول کر کے پالتے اور اُسکی پاک خواہش کے مطابق اپنے خیال قول فعل کرتے تو اسصورت میں البتہ ہم خدا کی نظروں میں راستباز مقدس ٹھہر سکتے بشرطیکہ ہمارے اگلے باپ دادے بھی ایسے ہی ہوتے لیکن جب ہم نے گناہ کیا حکم عدول ہوئے جو گنہگار تھا گرچہ نہ بولتا تھا ہر بچے تو اب ہم نیکی کیسے کسطرح راستباز ہو سکتے ہیں۔ وہ پیالہ جسمیں زہری شربت ہو اگر اسمیں میں ایک چلو بھر پانی ڈالوں تو کیا وہ پینے لایق ہو جائیگا؟ یا وہ میلا پُر داغ کاغذ جسپر سیاہی ڈھلی ہوئی ہو اسپر اگر میں اپنی عرضداشت لکھوں تو کیا وہ اس قابل ہوگا کہ اُسے کسی شہنشاہ اعظم کے روبرو لیجاؤں؟ یہی ہماری نیکی کا حال ہے کہ ہم گنہگار ہوئے بعد ہماری حالت اُس پیالہ یا کاغذ سے بھی زیادہ زبون ہوئی ہے کہ اول تو بالکل نیکی ہو نہیں سکتی ہے اور اگر اچھا نیکی کریں بھی تو اُس سے ہم کچھ خدا کے آگے پسندیدہ یا راستباز مقدس نہیں ہو سکتے غرض ہر طور سے ہم خستہ حال پریشان ہیں ہماری خوشی اور پاکی اور خدا کے نزدیک درجہ مقبولیت پر فائز ہونا یہہ ہمارے قابو اور اختیار سے باہر ہے +

(۲) یہہ کہ کسی شخص سے گو وہ کیسا ہی کیوں نہو ہم یہہ اُمید و توقع رکھیں کہ وہ ہمکو نجات دیسکیگا جب ہمکو اسبات کا یقین ہے کہ تمام آدمزاد گناہ کے ماتحت اگر خدا کی نظروں میں گندے اور فاسد گنے گئے ہیں اور پھر یہہ کہ وے اپنی اس بگڑی ہوئی حالت کی راستگی میں بالکل لاچار ولا علاج ہیں تو ایسوں پاس جا کر ہم کسطرح تسلی پاسکیں۔ بالفرض جس بیماری میں میں مبتلا ہوں تو کیا ایسا شخص جو اُسی ہی بیماری کے سبب بستر پر پڑا ہے میرا علاج کر سکتا ہے۔ یا ایک اندھا دوسرے اندھے سے کہہ سکتا ہے کہ تو مجھے راہ بتا کیا وے دونوں گڑھے میں نگر پڑیگے؟ پس ایسی خراب حالت سے چھوٹنے کے لئے ہم کسکے پاس جاویں اپنی فریاد کسکو سناویں خدائے منتقم کے شدید کوڑے سے کون ہمکو بچا سکیگا۔ ہمارے گناہوں کی سنگین سزا سے کیونکر ہم خلاصی پاویں اور خدا کی لائق پاکیزگی ہمکو کہاں سے ملے کہ ہم جنت الفردوس کے باشندے بنیں +

کلام مجید کہتا ہے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا تو نجات پاویگا۔ سرگشتہ آوارہ گنہگار نجات کا متلاشی یہہ خوشخبری سُنکر کیا یوں نہ کہتا ہوگا کہ اب میں کس لئے دلگیر ہوتا ہوں اور اپنے جی میں ناخوش رہوں میں کسی انسان پر بھروسا نہ رکھونگا مگر انسان کامل یعنے خدا انسان خداوند یسوع مسیح پر بھروسا رکھونگا میں اُس پاس جاؤنگا اور اپنا سارا بوجھ اُسپر ڈالونگا میں کمزور لاچار ہوں لیکن خداوند مسیح کمزور نہیں میں گنہگار ہوں آیا مسیح خداوند پاک اور مقدس ہے میں بیمار ہوں مگر مسیح بیمار نہیں میں مسیح پر ضرور بھروسا رکھونگا وہ کامل مہربان اور رحیم ہے وہ کدھی مجھے رد نکریگا +

(۳) مسیح یسوع خداوند پر ایمان لا کر نجات پانیکا باعث یہہ ہے کہ وہ خود خدا ہے قادر ہو کر اُسنے آپ کو ہیچ کیا کہ خادم کی صورت پکڑی اور انسان کی شکل بنا اور آدمی کی صورت میں ہو کے جو شریعت ہمنے پالنی تھی اُسنے خود پالی الکلام الٰہی جسکے مطابق ہمکو چلنا لازم تھا اسپر ہمارے عوض وہ چلا دیکھو شریعت کا دینیوالا شریعت کا غلام بنا کہ شریعت کی غلامی سے ہمکو چھڑا دے۔ اور پھر ہمارے گناہوں کے عوض اُسنے اپنی جان گذرانی وہ جو گناہ سے مطلق واقف نہ تھا اتنا ہی نہیں بلکہ گناہ سے بہمہ وجوہ متنفر تھا ہمارے گناہوں کے سبب گنہگار کی طرح سزا یاب ہوا۔ زندگی کے مالک کو صلیبی موت برداشت کرنی پڑی کیونکہ وہ ہمارا ضامن اور وکیل مقرر ہوا اُسی ہی نے ہمارا سب کچھ اپنا کر لیا اور اپنی خوبی ہمکو دی +

(۴) اے ناظرین کیا پھر تم ایسے منجی پر ایمان لانے سے شرماؤگے کیا تم اُسکی محبت کے صلہ میں جسنے تمہارے بدلے اپنی جان دی اپنے تن من دھن کو اُسپر قربان نکروگے تم خود ہی انصاف کرو کہ یہہ راستبازی جو خداوند یسوع مسیح اپنے ایمانداروں کو دیتا ہے کیا فقیہوں اور فریسیوں بلکہ تمام بنی آدم کی راستبازی سے بدرجہا زیادہ افضل نہیں اور وہ اس سے بڑا اصل ور وکتر نہیں؟ اگر تم اُسے قبول نکرو تو یقین جانو کہ تم اپنی ناقص راستبازی سے ہرگز ہرگز راستباز نہیں گنے جاؤگے اور نہ آسمان کی



بادشاہت میں داخل ہو سکینگے۔ اسواسطے تم اپنی جانوں کا بھروسا چھوڑکے آج ہی اُسکے وسیلہ جو گناہ سے واقف نہ تھا مگر ہمارے بدلے گناہ ٹھہرایا گیا خدا باپ سے میل کرو یعنے اپنے گناہوں سے تائب ہو کر خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاؤ تاکہ تم اُسمیں شامل ہو کے الٰہی راستباز ٹھہرو ✦

راقم
مولوی عبداللہ بن حبیب القریشی - احمد آباد

کتاب اندرونہ بائبل مروجہ قدیمہ کی ریمارک اور جواب ریمارک پر مختصر رائے

میں نے ان مضامین کو بہت ہی غور و فکر سے مطالعہ کیا وجہ اسکی صاف ظاہر ہے کہ مصنف کتاب اور راقم ریمارک دونوں صاحب باعتبار اپنے خیالات و تجربہ کے بڑے عالی خیال اور عالی دماغ ہیں۔ علاوہ بریں ہمارے راقم ریمارک ایک ایسے آزاد طبیعت و آزاد خیال ہیں کہ اگر آزادی مجسم کہیں تو شاید مبالغہ نہیں۔ اسیطور پر ہمارے مصنف صاحب نے بھی آزادی پر فریفتہ و شیدا بن کر اپنے تئیں اُسپر نثار کر ڈالا ہے کمترین کی عرض دونوں صاحبوں کی خدمت میں یہہ ہے کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ اس قابل تو نہیں ہے کہ جسکو محاکمہ یا ججمنٹ کے نام سے موسوم کیا جائے ہاں البتہ فکر مرکس بقدر ہمت اوست کے طور پر اپنی رائے ناقص اس معاملہ میں دکھلائی ہے ✦

(دفعہ ۱) ہمارے صمیم صاحب نے اپنی ابتدائی گفتگو میں جس بات پر زور ڈالا ہے وہ بیشک ایسا امر ہے کہ جسکی نسبت ہندوستانی مسیحیوں خصوص دیسی واعظوں کو ضرورت بلکہ اشد ضرورت ہے۔ دیکھو غدر کے ایام سے اسطرف کتنے مختلف فرقے پیدا ہوگئے برہمو۔ نیچری۔ مسلمان۔ آریہ۔ تھیوسافسٹس۔ لیکن ہماری طرف سے ابتک کوئی کتاب اُردو ہندی زبان میں ان فرقوں مذکورہ بالا کی رو میں نہیں لکھی گئی ہاں بعض چھوٹے چھوٹے رسالہ تو دیکھنے میں آئے مگر کوئی کتاب جیسی کہ اسکو ضرورت ہے نہیں ملتی۔ اگرچہ مصنف بہت سے نظر آتے ہیں اور ٹریکٹ سوسائٹی میں ہمیشہ نئی نئی کتابوں کے اور رسالوں کے اشتہار دیکھنے میں آتے ہیں۔ مگر کیا۔ نیاز نرم۔ گنگیش پرچھا۔ رتن بار کیسی کی نظم وغیرہ وغیرہ۔ افسوس کہ ہمکو نہ ٹریکٹ سوسائٹی پر کچھ اختیار ہے اور نہ مصنفوں اور مولفوں کا دل اور ہاتھ ہمارے قابو میں ہے کچھ شبہ نہیں کہ ہم اپنے ہموطنوں سے جو بالیاقت ہیں صاف صاف کہیں گے بلکہ اُن سے دل کھولکر لڑینگے کہ کیوں صاحب کیا زمانہ ابتک اُسی لکیر پر چلا جاتا ہے یا کچھ تغیر پزیر ہے اگر ہے تو کیوں ہمارے لئے حاجتوں اور ضرورتوں پر ترس نہیں کھاتے ساتھ ہی اسکے ہم اپنے مصنف صاحب کے نہایت شکر گذار ہیں جو اپنے اُردو دان بھائیوں کو ہمیشہ اپنے تصنیفات سے فایدہ پہونچاتے رہتے ہیں اور کچھ شبہ نہیں کہ اور اَور ممتاز و معزز دیسی عیسائی کونسٹنٹ اور انکونسٹنٹ سروس والوں کے لئے ایک نمونہ ہیں مگر بات یہہ ہے کہ اب ہم مرغی انڈا کھانا چاہتے ہیں اور آپ ہمکو وہی دال چپاتی۔ باپوری کھچوری سے آسودہ کیا چاہتے ہیں۔ نہیں صاحب نہیں صاحب۔ زمانہ کی ہوا نے ہماری زبان کا ذایقہ اب کچھ اور ہی کر دیا ہے۔ پھر آپ کیوں ہمکو ہمارے ذایقہ کے موافق نہیں دیتے۔ اس موقعہ پر ہم اپنے بزرگ جناب مولوی پادری عماد الدین صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو اب ہمارے لئے نئے ہتھیار تیار کر رہے ہیں۔ اور نیز اپنے گشتیش پادری ٹھاکر داس صاحب کا جو اس کام میں سب سے پہلے اکھاڑے میں اترے ✦

(دفعہ ۲) صمیم صاحب پر اسبات کا الزام لگایا گیا ہے کہ جب آپ میری تقریر و تحریر کو نفونا کارہ سمجھتے ہیں تو پھر کیوں میرے اعتراض دفع کرنے کی تحریک کرتے ہیں شاید یہہ افترا اٹھا کر نا چاہتے ہیں۔ میری رائے ناقص میں صمیم صاحب پر یہہ الزام بیجا ہے اسواسطے کہ وہ آپ کی لیاقت کے خود ہی قایل ہیں اور اسی لئے آپ پر زور ڈالتے ہیں کہ آپ اپنے ذہن کو دوسری طرف رجوع کریں تو عین ہماری حاجت روائی ہوگی اس سے جو کچھ آپ نے لکھا ہے ہماری نگاہوں میں پھر بھی [illegible] لیکن اُن کی رائے میں صمیم صاحب اُسے بہ نسبت تفتیش ہی کی اگر آپ اسطرف توجہ کرینگے تو ہمارے لئے کچھ نہ کر سکیں گے یا ان نئے مخالفوں کے حملہ دفع کرنے میں ہماری کچھ بھی مدد نہ کر سکیں گے بلکہ صمیم صاحب کی تحریک کرنیکی دلی منشا تو یہی ہے کہ اگر ہمارے مصنف صاحب ان مشکلات کے دفع کرنے میں محنت کرینگے تو ہم کو اور ہماری قوم کو بہت کچھ فایدہ ہوگا خلاصہ یہہ کہ آپ ایک کام کرتے ہیں اور وہ دوسرے کام کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ ہمکو سخت تعجب ہے کہ آپ کی قلم سے صمیم صاحب کے حق میں لفظ افترا کیونکر لکھا گیا۔ آپ یہہ کس خیال سے کہتے ہیں کہ صمیم صاحب کو آپکے تحریر و تقریر پر کچھ بھروسہ نہیں آپ نے اپنے اس قیاس میں بڑا ہی دھوکا کھایا جب ہی افترا کا نتیجہ نکلا۔ کیا صمیم صاحب کی بعض نکتہ چینیوں سے آپ کے ذہن اور ہزاروں کے خیال میں کم لیاقت تصور کئے گئے نہیں ہرگز نہیں [illegible] بڑے بڑے فلاسفروں کی عقل و دانش پر ہزاروں نکتہ چینیاں کی گئی ہیں اور کیجاتی ہیں۔ اسیطرح آپ پر بھی [illegible] گلہ اور شکر رنجی کا باعث نہیں ہونا چاہئے۔ کیا انسان جو ملہم نہ ہو یہہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ میری عقل ہمیشہ ہر امر میں صائب رہتی ہے ✦

(دفعہ ۳) اس امر متنازعہ کی نسبت اسوقت کمترین اپنی رائے اس باعث سے ظاہر نہیں کر سکتا کہ راقم نے ابھی اس کتاب کو نہیں دیکھا لہذا اُن بزرگوں کے حوالہ کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کو دیکھا ہے۔ لیکن اگر صمیم صاحب کا دعویٰ صحیح ہے تو اُنکے اعتراض سے بندہ بھی متفق ہے (دفعہ ۴) یہہ امر لابدی معلوم ہوتا ہے کہ معجزہ کا ذکر کرنے سے پہلے امکان وقوع معجزہ پر بحث کرنا اور اُسکے متعلق اعتراضوں کا جواب دینا ضروری امر ہے ورنہ مخالفوں کے نزدیک ایک قصہ اور کہانی سے بڑھکر معجزوں کی وقعت نہیں ہو سکتی۔ ہمارے مولف کتاب سید احمد خان صاحب بہادر کی مشکلات و رکاوٹ کے دفعہ کرنیکی ضرورت کو ایک مہمل اور بیجا خیال تصور فرماتے ہیں۔ اگر

اس سے یہہ نتیجہ متصور ہو کہ کتاب مذکور سید احمد خانصاحب جیسے خیالات کے لوگوں کے واسطے نہیں لکھی گئی بلکہ معتقدوں کے واسطے تو خیر ہم بھی متفق ہیں لیکن اگر اس تالیف کی یہہ منشا ہو کہ ان جدید مخالفوں کی بھی تعلیم کیجاوے تو کیوں انکی مشکلات کو پہلے دفع کرنا ضرور نہیں ہو کیا توافقات تواریخ سے مخالفوں کے سب اعتراض اُٹھ جاتے ہیں اور ہم لوگ انپر پوری پوری فتح حاصل کر لیتے ہیں ہم میں یہہ بھی مانتا ہوں کہ یہہ ایک عمدہ دلیل ہے اور اکثر پرانے اور نئے مسیحی متکلموں نے اس سے دلیل لی ہے اور بڑے زور سے اس معاملہ میں کلام کیا ہے مگر کیا زمانہ کی ترقی کے لحاظ سے ہمکو کچھ ترقی نہیں کرنا چاہئے کیا ہمارے پاس اس ایک ہتھیار کے سوا اور کوئی دوسرا ہتھیار نہیں۔ کیا خدا کی پاک روح ہمارے زمانہ کے موافق ہمکو بولنا نہیں سکھلاویگی اگر ہمکو ضرورت ہو یورپ و امریکہ کے عالموں نے اب بہت نئے ہتھیار طیار کئے ہیں مگر کمبختی تو یہی ہے کہ اُردو زبان والوں کی حاجت کو آپ جیسے لوگ جو اردو عربی انگریزی وغیرہ سے اچھی واقفیت رکھتے ہیں پھر کیوں رفع نہیں کرتے۔

(دفعہ ۵) گناہ مادری سے مراد خواص فطرتی سمجھنا یا تغییر کرنا اس عبارت کا مفہوم مفصل طور پر میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس امر سے متفق ہوں کہ اس تعلیم پر جو اعتراض ہیں انکا جواب ایسے مصنفوں کی کتاب میں ضرور ہونا چاہئے ❖

(دفعہ ۶) عبارت کتاب متنازعہ کی نسبت میں اپنی رائے قطعی نہیں دے سکتا اسواسطے کہ اب تک میری نظر سے نہیں گذری مگر مولف صاحب کی کتاب آرام آتھمی سے اتنا تو قیاس کر سکتا ہوں کہ غالباً مہمل ہوگی میرے ذہن میں موجودہ زمانہ کے اُردو پر ہمارے مولف صاحب بہت کم توجہہ کرتے ہیں یا اُردو تصنیفوں کے مطالعہ کا بہت کم شوق ہے گو سید احمد خانصاحب نے اپنی بشاشت مطالعہ کتاب سے ظاہر کی ہے اور مہملیت کا اتہام نہیں لگایا مگر رویو نویس منکر نہیں۔ (دفعہ ۷) توافقات کتب ہنود اگرچہ اور امور میں بائبل سے موافق ہوں مگر مسیح اور کرشن جی سے کچھ موافقت نہیں یہہ اور بات ہے کہ زید روٹی کھاتا چلتا سوتا جاگتا وغیرہ علی ہذالقیاس مسیح بھی اس صورت میں اگر کرشن سے موافقت ہے تو ہم کو کچھ اعتراض نہیں۔

(دفعہ ۸) پہلی عبارت سمجھ میں نہیں آئی پچھلی کی نسبت ہم اپنے مصنف صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اگر اپنے دعوی کو مضبوط دلائل سے ثابت کر دکھلائیں۔

(دفعہ ۹) روح نبوت کا غیر قوموں میں پایا جانا تو کنسر صاحب کی رائے میں کلام الہی کے بعض مقاموں سے ظاہر ہوتا ہے لہذا روح نبوت کی غیر قوموں میں پائی جانے سے انکار نہیں ہو سکتا اگر روح نبوت کی کچھ اور تعریف کی گئی ہے اور اسکا نتیجہ کلام الہی کے سادہ بیان و تعبیر سے بالغیر ہے تو میں اس سے متفق نہیں ہوں ❖

(دفعہ ۱۰) اسکی نسبت ہمارے حکیم صاحب نے اپنے خیالات کچھ ظاہر نہیں کئے لہذا کچھ رائے نہیں دکھلائی جا سکتی ہے ❖

راقم

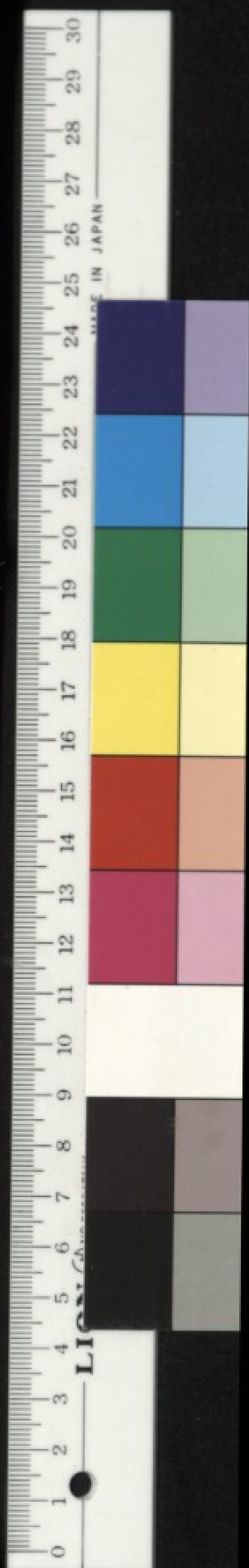
جی ۔ ایم ۔ اکبن بیری

سرکاری خبریں

حال میں جب بہنگام دورہ جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب وغیرہ بمقام انبالہ تشریف فرما ہوئے تو وہاں کے حال کے معاینہ سے معلوم ہوا کہ شہر مذکور میں پینے کا پانی بدقت دستیاب ہوتا ہے اور عمدہ پانی کی اشد ضرورت ہے اور اس معاملہ میں اکثر جناب نواب معظم الیہ بہادر کی خدمتمیں درخواستیں گذریں۔ لہذا صاحب کمشنر بہادر قسمت انبالہ کی خدمتمیں لکھا گیا ہے کہ میونسپل کمیٹی انبالہ کو شہر کیواسطے حسب ضرورت آبرسانی کے انتظام کئے جانے کی طرف جلد توجہ دلائیں۔ اور یہہ بھی تحریر ہوا ہے کہ اگر اس کام کے انجام کے لئے روپیہ قرض لینے کی ضرورت ہو تو کیا جاوے فقط ❖

بتاریخ ۱۵ جنوری ۱۸۸۱ء بوقت ۲ بجے دوپہر بمقام دہلی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب وغیرہ نے دربار لیوی منعقد فرمایا اور رئیسان ضلع دہلی و افسران انگریزی مقیم دہلی وغیرہ باریاب دربار مذکور ہوئے ❖

ماہ جولائی ۱۸۷۹ء میں بموجب اُن اختیارات کے جو پنجاب گورنمنٹ کو زیر ایکٹ تقاوی ممالک شمالی ہند یعنے ایکٹ دہم ۱۸۷۹ء حاصل ہیں گورنمنٹ موصوف نے ایسے قواعد مشتہر کئے تھے جنکے روسے افسران اضلاع کو زمانہ تنگدستی میں مالکان اور قابضان اراضیات قابل زراعت کو تخم اور مویشی خریدنے یا دیگر زراعتی اغراض کے لئے جنکی تشریح قانونی ترمیم ختم ہونے حقیت اراضی مصدرہ ۱۸۷۱ء میں نہیں ہے تقاوی دینے کا اختیار دیا گیا تھا۔ ان قواعد کے روسے جو روپیہ دیا جاتا ہے اسکے سود کے وصول کرنے کے لئے کوئی ضابطہ ایکٹ تقاوی میں مندرج نہیں ہے اور جو افسر سرکاری تقاوی دیتا ہے اسکو سود مذکور کی وصولی کیواسطے ایک علیحدہ دستاویز تحریر کرانی پڑتی ہے۔ ایسی دستاویزوں کی تحریر کیواسطے عام فہم مسودے زیرغور ہیں اور غالب ہے کہ تھوڑے عرصہ تک شایع کئے جاوینگے اب ایک یہہ امر درپیش ہے کہ آیا ایسی دستاویزوں پر رسوم اشٹام لی جاوے یا نہ۔ جو اصول گورنمنٹ عالیہ ہند نے تجویز کئے ہیں انکی منشا کے بموجب تو یہہ بات ہے کہ ایسی دستاویزوں پر رسوم اشٹام نہیں لینی چاہئے اور جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک پنجاب وغیرہ کی بھی یہی رائے ہے۔ گورنمنٹ کی خدمتمیں یہہ رائے بھی پیش ہوئی ہے کہ کچھ ایسا انتظام کیا جاوے جسکے روسے سود تقاویات کا جو ایکٹ تقاوی کے بموجب دیجاویں بطور بقایا معاملہ اراضی وصول ہو سکے اور ممکن ہے کہ یہہ انتظام ہر دو کو یعنے گورنمنٹ کو جو قرضہ دیتی ہے اور کاشتکاروں کو جو قرضہ لیتے ہیں مفید ہوگا۔ گورنمنٹ کی خدمتمیں ایک دیگر رائے یہہ بھی پیش ہوئی ہے کہ ایکٹ تقاوی کو کسیقدر ترمیم کیا جاوے تاکہ قحط سالی اور تنگدستی کیوقت میں مالکان و قابضان اراضی قابل زراعت کو اور دیگر اشخاص کو گذارہ



کے لئے قرض دینے کا انتظام ہو سکے اور نیز اس غرض سے کہ باشندگان دیہات کو جنکے حقوق اور معاملات مشترک ہونا مشترک طور پر اور علیحدہ علیحدہ ایسے قرضوں کے ادا کرنیکا ذمہ وار کیا جاوے +

اخبار تار برقی

بمبئی - ۱۶ - جنوری - مسٹر سپرائی پولیٹکل ایجنٹ ریاست کھمبایت میں اس غرض سے گئے ہیں کہ حال میں جو وہاں بلوہ ہوا اُس کا باعث معلوم کریں +

مدراس - ۱۵ - جنوری - مسٹر رنگا چارلو دیوان میسور جناب مدراس میں بہت سخت بیمار تھے مگر اب اُنکی صحت ترقی پر ہے - کل سر فریڈرک رابرٹس اُنکی ملاقات کے لئے گئے تھے +

بمبئی - ۱۶ - جنوری - ڈاک آمدہ ولایت سے معلوم ہوا کہ روانگی ڈاک سے چند ہی روز پیشتر شہر نیرن کے باشندوں نے مسٹر ہربرٹ سیکفرسن کو ایک دعوت دی - مسٹر ہربرٹ نے کھانے کے بعد ایک تقریر کی جسمیں اُس ہندوستانی فوج کی نہایت تعریف کی جو جنگ مصر میں شریک تھی خصوصاً گورکھوں کی فوج کی کارروائی پر بہت تحسین کی اور فرمایا کہ جسقدر کہ قد چھوٹے ہیں ویسے ہی اُنکے دل بڑے ہیں +

آئرلینڈ کے یونائیٹڈ آئرلینڈ نامی ایک اخبار نے حکام آئرلینڈ اور اُنکے انتظام کی نسبت بہت کچھ بُرا بھلا لکھا تھا خصوصاً شہر ڈبلن کے خاص کمیشن پر بہت کچھ لے دے کی تھی - اسپر سرکاری حکم اس اخبار کی مسدودی کا ہو گیا اور لارڈ لفٹنٹ نے ایڈیٹر پر مقدمہ دایر کرنے کا حکم نافذ فرمایا +

لنڈن - ۱۵ - جنوری - روس کی ایک سرکس کے تماشہ گاہ میں آگ لگ گئی - جس سے تین سو جانیں ضایع ہوئیں +

لنڈن - ۱۶ - جنوری - مصر میں انگریزی فوج کی صحت روز بروز ترقی پر ہے مگر تاحال قابل اطمینان نہیں کہہ سکتے +

پیرس دار الخلافہ فرانس - ۱۵ - جنوری - ایم ڈکلرک نے معاملات مصر کی نسبت گفتگو کرتے ہوئے بیان کیا کہ انگریزوں نے مصر میں تنہا کام کرنے کا فیصلہ کر لیا اسلئے اب فرانس بھی آزادی سے مصر میں اپنے حقوق کی حفاظت کرے گا +

پیرس - ۱۶ - جنوری - شاہزادہ نپولین نے ایک اس مضمون کا اعلان مشتہر کیا کہ چونکہ میں نپولین اعظم کا مورث ہوں اسلئے فرانس کی سلطنت میرا حق ہے - اسپر شاہزادہ نپولین کو فی الفور حکام نے گرفتار کرا لیا +

پیرس - ۱۶ جنوری - آج مجمع نیابت نے اس امر پر بہت زور دیا کہ ایک اس قسم کا قانون ضرور تیار ہونا چاہئے جسکے رو سے فرانس کے اُن بادشاہوں کی اولاد کو مصر سے جلاوطن کرنے کا حکم دیا جائے جو فرانس پر حکومت کر چکے ہیں +

لنڈن - ۱۶ جنوری - مسٹر گلیڈسٹون کا صبح کینس کو روانہ ہو گئے +

لنڈن - ۱۷ جنوری - مسٹر جان گراس ہندوستان کے انڈر سکرٹری آف سٹیٹ مقرر ہوئے +

لنڈن - ۱۸ جنوری - ڈیلی نیوز میں ایک اس مضمون کا تار شایع ہوا ہے کہ مصنوعی مہدی نے مقام سوڈان میں مصری لوگوں پر ایک اور فتح حاصل کی ہے جسمیں مصریوں کے دو سو چار آدمی مارے گئے +

پیرس - ۱۷ - جنوری - شاہزادہ نپولین پر مقدمہ قایم کیا جائیگا جسکی تحقیقات معمولی عدالت میں ہوگی +

غالباً مجمع نیابت کوئی ایسا قانون تیار نہیں کریگا جسکے رو سے فرانس کے شاہی خاندانوں کی اولاد کو اُس ملک سے جلاوطن کیا جائے +

دہلی - ۲۲ - جنوری - جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر مع خاندان اور مسٹر اور مسس میکورتھ ینگ صاحب اور مسٹر اور مسس ٹپر اور مسٹر کے اور کپتان جیمسن اور کپتان لیمبرٹ آج کی رات میل ٹرین میں سوار ہو کر ریاست ہائے کی جانب روانہ ہوئے ہیں - صاحب کمشنر بہادر دہلی و صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دہلی اور چند یورپین اور دیسی شرفا ریلوی پلیٹ فارم پر الوداع کے وقت موجود تھے - کیمپ کے دیگر افسران جالندھر کیطرف روانہ ہو گئے - جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ریاست پٹیالہ و نابھہ و جیند کو ملاحظہ فرمائینگے اور پٹیالہ میں راجندرا ہسپتال کو اپنے ہاتھ سے کھولینگے اور ۲۷ جنوری کو جالندھر میں داخل ہونگے =

منگلور ۲۲ جنوری - دیوان کے عہدہ کی تقرری کی نسبت صوبہ میسور میں پولیٹکل ہل چل مچ رہی ہے - اور مجلسیں منعقد ہوتی ہیں - عرایض بحضور وائسرائے ہند روانہ کیجاتی ہیں اور یہہ لوگ چاہتے ہیں کہ سوائے دیسی کے (باشندہ میسور) اور کوئی مقرر نہ ہو +

قاہرہ - ۲۲ جنوری - فرانسیسی کنٹرولر جنرل کو جو مصر سے روانہ ہونے والے ہیں اُنکی گورمنٹ سے ہدایت ہوئی کہ عہدہ کنٹرولر سے استعفا نہ دیں +

پیرس ۲۲ جنوری - ایمپرس یوجینی یہاں پر داخل ہو گئی ہیں +

لنڈن ۲۳ جنوری - پوپ نے کارڈنل کیب صاحب کی طرف ایک خط لکھا ہے کہ آئرلینڈ میں مخفی مجلسیں نہوں اور پادریوں کو نصیحت کی ہے کہ اپنے ہموطنوں کے جوش کو فرو کریں +

حضور قیصر ہند نے خدیو کا تمغہ پہننے کی اجازت اُس انگریزی افواج کو جو جنگ مصر میں شامل تھے دیدی ہے +

پشاور - اخبار سول و ملٹری گزٹ مطبوعہ ۱۱ ماہ حال میں لکھا ہے کہ مقام ہندو تلاؤ کے متصل مسٹر جے جی کار ڈرینگ کمشنر پشاور کے تین گھوڑے اور ایک خچر آفریدیوں کی ایک جماعت لیگئی یہہ لوگ سائیسوں کے کپڑے اور گھوڑوں کی جھولیں بھی لے گئے اور نیز اُس سپاہی کی تلوار بھی چھین لی جو اُن کے ہمراہ تھا کمشنر صاحب سرحد کا خیل کی نسبت تصفیہ کرنے کے واسطے گئے تھے شاید اُنکی یہہ حرکت اسواسطے ہے کہ تصفیہ خوب سمجھ سوچ کر کیا جائے +

لودیانہ

بارش کی از حد ضرورت تھی گو کوئی کامل دہاوٹ موسم حال میں نہیں ہوئی ہی کل صبح سے ابر محیط آسمان ہی اور کسیقدر تقاطر بھی ہوا ہی مگر رات سے خوب بارش ہو رہی ہی +

محکمہ بندوبست قریب الاختتام ہی اور سنا جاتا ہی کہ یکم فروری کو بھی اکثر محرر باقی ماندہ برخاست کئے جاوینگے +

سنیچر کے روز سنڈے سکول کا سالانہ جلسہ جسمیں کہ اہل ہنود و اہل اسلام کے لڑکے تعلیم پاتے ہیں سرکاری رکھ میں منعقد ہوا - اور پیر کے روز لودیانہ کی مسیحی کلیسا کے سنڈے سکول کا جلسہ اُسی جگہہ منعقد ہوا تھا جسکی مفصل کیفیت صیغہ نورافشاں درج کی گئی ہی +

۲۷ جنوری کو بدھ کے روز ریاست مالیر کوٹلہ سے حضور جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہاں رونق افروز ہونگے اور چند گھنٹہ کے قیام کے بعد جالندھر تشریف لیجاوینگے - آج لشکر حضور ممدوح کا لودیانہ میں پہونچا اور کل پھلور میں جائیگا اور وہاں سے پھگواڑہ اور ۲۷ کو جالندھر میں پہونچ جائیگا +

سلف گورنمنٹ کے ممبران کے انتخاب و انتخاب کنندگان کی بابت کہ ہر دو فریق کس کس حثیت کے ہونے چاہئیں پیر کے روز جناب سردار عطر سنگھہ صاحب بہادر رئیس بھدوڑ کے مکان پر اہل ہنود کا جلسہ ہوا - وہاں پر صرف تین چار مسلمان موجود تھے - ہمکو بخوبی معلوم نہیں کہ اہل جلسہ کے خیالات کیا کیا تھے - اور منگل کے روز بہی طرح ایک جلسہ جناب سردار علی محمد خانصاحب رئیس جھجھر کی کوٹھی میں اہل اسلام کی طرف سے منعقد ہوا تھا - اور ایک جلسہ سردار علی محمد خانصاحب کی کوٹھی میں آج شام کے ۵ بجے بعد ہوگا جسمیں شہر کے تمام مسلمان ہر محلہ و معزز صاحبان اہل اسلام کے بھی مدعو ہوئے ہیں منگل کے روز جو جلسہ اہل اسلام کا ہوا تھا اُسمیں مندرجہ ذیل خیالات ظاہر کئے گئے ہیں اور وہ خیالات یہہ ہیں کہ دو وٹ دینیوالے یعنے تقرری پر رائے دینے والے +

۱ - جنکا مکان سکونت اپنا ہو - یا ۵ ر ماہوار کا مکان کرایہ رکھتا ہو - یا سات روپیہ ماہوار تنخواہ یا پنشن پاتا ہو +

ممبر اس اعتبار سے مقرر ہونے چاہئیں

۲ - تاجر جو ہزار روپیہ تک جایداد غیر منقولہ رکھتا ہو - زمیندار جو ہزار روپیہ کی اراضی کا مالک ہو - یا ہر دو زمرہ کے اشخاص تیس روپیہ ماہوار کی آمدنی رکھتے ہوں +

۳ - پنشندار جو باعتبار شرافت خاندان سو روپیہ ماہوار یا بعوض خدمات سرکاری پچاس روپیہ ماہوار پاتا ہو +

صفات لازمی - جو اعلیٰ درجہ کی لیاقت علوم شرقی یا مغربی میں رکھتا ہو وہ باعتبار فضیلت علمی ممبر ہو سکتا ہی بشرطیکہ معاش سے فارغ البال و مطمئن خاطر ہو - جایداد کی کچھہ قید نہ ہونی چاہئے - صفات ضروری - لیاقت علمی - فہم و فراست - دیانت نیکنامی خیرخواہی صفات لازم ہیں - بدون صفات پنجگانہ کے کوئی شخص قابل ممبر ہونیکے مقرر نہیں ہو سکتا ہی - اور اس سے یہہ غرض ہی کہ وہ اسکے خلاف صفات رذیلہ سے متصف اور متہم نہ ہو - نہ یہہ کہ اسکے ثبوت پر وہ دلایل پیش کرے یا شہادت لاوے +

تنبیہ - کثرت آبادی کا لحاظ ضرور ہونا چاہئے - بادی النظر میں مسلمانوں کے چار گروہ قرار دئے جا سکتے ہیں یعنے پنجابی - ہندوستانی - کشمیری - ولایتی علیٰ ہذالقیاس اہل ہنود کے چار گروہ ہیں یعنے کھتری - سود - بانیہ - بھابڑہ خیالات مندرجہ بالا پر حاضرین جلسہ نے اپنا اتفاق ظاہر کیا اور جلسہ برخاست ہوا +

اعلان

ناظرین با تمکین اور اپنے مہربان کارسپانڈنٹ صاحبان کو بذریعہ اشتہار مطلع کیا جاتا ہی کہ آیندہ اگر کسی صاحب کو مضامین بہ ارادہ اندراج اخبار نورافشاں ارسال فرمانا یا ایڈیٹوریل خط و کتابت کرنا منظور ہو تو اسسٹنٹ ایڈیٹر مسٹر ایم ویلی صاحب سے مشن پریس لودیانہ کے نام پر کریں البتہ روپیہ و پیسہ کا حساب و کتاب متعلقہ اخبار ابھی میری تحویل میں ہی سوا اسبارے میں ہر ایک صاحب کو مجھہ سے مخاطب ہونا چاہئے اگر نورافشاں کے نامہ نگاران اپنے اپنے مکتوب الیہ کو پہچان کر بہ ترتیب خط و کتابت نہ کریں تو کاتب و مکتوب الیہ دونوں کو تکلیف ہوگی اور اس صورت میں نورافشاں کا ذمہ دار ہونا سخت دشوار ہی +

المشتہر

پادری ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ
مشن پریس لودیانہ

دستور العمل نورافشاں

یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار بروز پنجشنبہ شایع ہوتا جس میں مضامین مندرجہ ذیل درج ہوتے ہیں - اوّل آرٹیکل دینی و دنیوی - دوئم مضامین مالی و ملکی جن فایدہ خاص و عام ہو - سوئم منقولات از اخبارات و کتب وغیرہ چہارم مراسلات کارسپانڈنٹوں کے بھیجے ہوئے - پنجم اخبار ملکی و ولایتی و تار برقی و گزٹ ممالک پنجاب کا خلاصہ قیمت سالیانہ ایک پرچہ کے واسطے بلا محصول عـہ اور مع محصول عـہ دو پرچہ کے واسطے للعہ تین پرچہ یا زیادہ کے واسطے جو ایک ہی نام پر منگانے جاویں فی پرچہ عـہ مع محصول جو کوئی چھہ پرچے اکٹھے لیوے اُسکو ایک پرچہ مُفت دیا جائیگا اور جو کوئی بارہ پرچہ منگاوے تو علاوہ ایک پرچہ مفت کے ایک جلد پوری بیبل دیجاوے گی قیمت پیشگی لیجاوے گی بغیر قیمت پرچہ روانہ نہ ہوگا +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا

